ہے۔ رہے مترجم جناب مولانا صدر الدین صاحب رفاعی مجددی تو اس دور کے اکابر و عوام میں سے کون ان کے خطبات و مواعظ کے بادانِ فیضان سے بہرہ اندوز نہ ہوا ہوگا۔ جو بچ رہا ہو گا اس کا دامن یہ کتاب صحیفۃ السلوک گوہر و مرجان سے بھر دے گی۔ خدا تعالیٰ مؤلف و مترجم دونوں کو جزائے خیر دے۔

اسوۂ رسول ﷺ | مؤلفہ: بیگم مسعود عبدہٗ سمیّہ، ناشر: مشربۂ علم و حکمت رحمن آباد، لاہور ۲۵۔

ملنے کا پتہ: سبحانی اکیڈمی، ۱۹-اُردو بازار، لاہور۔ قیمت: ۳۲/- روپے

اس کتاب کا "اسوہ" کے ضمن میں مختص موضوع حضورؐ کی کمسن بچوں سے شفقت و محبت ہے۔ مؤلفہ نے کتاب میں خود اپنے بچوں کو باتوں باتوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور نمونہ ہائے عمل کی روایات سے بڑے مشفقانہ طریقے سے آگاہ کیا اور مادریت کی خاص ملائمت کے ساتھ معلمانہ فرض ادا کرتے ہوئے بچوں کو اپنے ساتھ روزمرہ کے عام معاملات میں حضورؐ کے جادۂ اطاعت پر چلایا ہے۔ اس طرح کتاب ایک طرح کی عملی کہانی بھی ہے، جس میں چھوٹے چھوٹے مکالمے آتے ہیں اور ساتھ ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث و سنن کا تذکرہ بھی ہوتا جاتا ہے۔

کتاب میں تالیفی پہلو سے ذرا سی اور پختگی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً ایک بچہ سوال کرتا ہے کہ توحید کا کیا مطلب ہے؟ امی جواب دیتی ہیں: "سوائے ایک اللہ کے اور کسی کو اپنا معبود نہ سمجھنا" (ص-۹)، اور پھر بات کسی اور طرف مڑ جاتی ہے۔ توحید جیسے اساسی انقلابی تصور کو اتنے اجمال میں سمیٹ کر آخر بچے کو کیا دیا جا سکتا ہے۔ اُسے معبود کے معنی اور اس سے پہلے عبادت کے معنی معلوم ہونے چاہئیں۔ کم سے کم دس جملوں میں یہ بات کہنے کی تھی۔ "حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا" (ص ۸)، کے بالمقابل "سیدہ فاطمہ علیہ السلام" (ص-۴۴)۔ اور اسی طرح مختلف صورتوں میں مختلف آداب، حالانکہ علمائے دین نے امتیاز کے لیے انبیاء، صحابہ اور تابعین کے لیے الگ الگ آداب مقرر کر دیئے ہیں تاکہ تحریر میں کسی نام کے بارے میں فوراً جانا جا سکے کہ وہ کس درجے سے متعلق ہے۔ ایک بچے کا نام عبدالذوالاکرام ہے۔ نام خدا کے نام پر ہے، مگر اُردو بولنے والوں کی سہولت کا خیال رکھیں تو اللہ کے مرکب صفاتی ناموں کے ساتھ عبد لگا لینے سے بات بنتی نہیں۔ مثلاً عبدالذوالجلال والاکرام عبدالذوالانتقام یا عبدالارحم الراحمین، یا عبدالسلام المومن المہیمن العزیز الجبار المتکبر